اینجانب

پھرتا ہے مرے دل میں تصور کسی بت کا
اے دردِ جگر اٹھ کے ذرا تو ہی بٹھا دے

دیکھی زمانہ دم اُٹھا کے سرپٹ بھاگا چلا جاتا ہے۔ مگر زمانہ اسے دیکھا کر انہیں ہندستے کو لہو کے بیل کی طرح وہیں ہیں جہاں پہلے تھے۔ ترقی یہ کتی است کہ پیش مردان دنیا یہ۔ گر یہ آزادی چین نان آنے سے رہی۔ خدا اس کی آزادی کا ستیاناس کرے جس نے ہندوستان کی عورتوں پر اپنا سایہ۔ گراں پایہ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ اس بہانے ان پر بچا ایسی پکے گھرانے کی پڑ رہی ہے۔ کہ سب کو اندھا سمجھ کے بازاروں کے بیچ مکھنڈوں پر آ گئیں۔ انجان پن سے اپنا ہی دور دورہ جہان کے دکھلا چکیں۔ اور جان جی چاہا جہت پٹ چھوڑ دیا ہر چیز سنسان جل مرا بھائی۔ نہ آگے ناچتے نہ پیچھے پیچھے کچھ ایسی طرح کی چھلی پڑھ لکھ کے ہو گئی ہیں۔ کہ علانیہ داتا صاحب ہیں چھپا کر ہیں تو انہیں نکالنے کو مرجو وہ کس کی ماں نے دودھ پلایا کہا یا ہے۔ کہ کوئی جان بچا کرے۔ خیر اس پر بھی صبر کریں کہ چھپا لیتے کہیں دیسی سپاہ کرا دو لے کے اٹھا اس پہلی آئین میں یہ تو بازاروں میں بھی تو نہیں جھکتیں۔ ادھر دیکھا۔ ادھر تاکا۔ یہاں جھانکا وہاں کھوا۔ یہ بھی دعا نی جان کا ہاتھی بنا تفرد کر ہاتھی پیرے گاؤں کا ڈان جس کا ہاتھی اسی کا ناؤں۔ یہ بیچارے مانسوں کی نام لیوا ہیں جس کے پاس گئیں۔ اسی کی ہو رہیں۔ ہاں ساستہ چلتے کسی سے اشارہ۔ کسی سے کنایہ کسی سے دو چلے کیے۔ کسی سے موہنہ بنایا۔ کسی سے تیر ہدلے۔ کسی سے رکھائی۔ کسی سے خوشامد کی۔ کسی کو جھانسا دیا کسی کو جہاز دل دی۔ مغرض سب سے چھیڑ چھاڑ انگلی سیایہ کے ساتھ دلے میں ماتھے میں کیا آئیں۔ مگر یا تھے شوقینوں کی جان تماشبینوں کا دین وایمان آ گیا۔ ان کے بیٹے وقت بیچارگا ذرا دیکھو۔ دبی جاتے جس کر ان کے درشنوں سے ڈانٹ نہ پوچھو کسی ہونگا دو دیکھتے ہی رال ٹپک پڑی کسی نے آہ۔ اللہ سے

پیش گئے۔ کسی نے کیسے امرود۔ دو گہرائی بیٹھیں بیٹھیں چلتیوں کو ایک کی طرف دیکھ لیا۔ تماشائیوں میں جو تھا جل گیا۔ اور یہ دیکھ کر

> تو پاک باش برادر۔ مراد کس باک
> زنند جامہ ناپاک کا زراں بر سنگ

کہاں ہو پیچھیں جہاں سے یہ آ رہی ہیں جھولا کے ڈالو دے آموریاں۔ یجئے ساون آ گیا۔ برسات کا دلکش موسم ہے جوانی کے مستوں کے لیے۔ سہ

> دھوم مچی متوالی گھٹا میں + بجلی ناچی کالی گھٹا میں
> گھیے بیٹھے ہیں وہ۔ بجلی کے ڈر سے
> الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است

ادھر ان کے آخری ہفتہ کی یک روزہ سے۔ ایک بارش نے اب وہ کھینچ کھینچ کے کھینچ لی ہے۔ کہ شہر کے آس پاس بھی بارہ بارہ کوس تک گنوار دوگ کھینچ کا نام کھینچ کھینچ کے لینے لگے۔ اور سب جھوٹے بڑے۔ بھول دلے۔ بعضے نقال اس نام ہی سے ڈرنے لگے جہاں کسی نے کہا کہ کھینچ آتی سب جرکتے ہونگے۔ اور جو ہے کابل ڈھونڈنے کھڑے ہو گئے۔ گر وہ بل بھی گرمی کی آگ سے جل بل رہا ہے۔ ہماری نہ مانو تو کسی خاندانی رنڈی سے پوچھ لو۔ جبھی تو کہا گیا ہے کہ زمین و بہشت کی ہو گئی۔ اور آسمان تانبے کا۔ کوئی ان دونوں کو ملا کے مسی جوش کر دے۔ تو خاصا جوڑ مل کے قفلی بن جائے۔ اور قفلی بھی سگر قفلی کہ مدت تک کھیسے پر بھی نہ چھوٹے۔

بدنوائی یہ کچھ وائی ہرا سے زمین ہندوستان جنت نشان زمین اعراف بنی ہوئی ہے۔ اینجانب کی وہ شکل ہے نہ الی الذی ولا الی الذی۔ نہ زمین کے نہ آسمان کے۔

استفسار وجواب

جناب زندہ دل صاحب ہمالگیری بادشاہ کے نام و مقام کی تحقیق چاہتے ہیں لہٰذا اطلاعاً تحریر ہے کہ بابو سریرام صاحب ایم۔ اے علاقہ تذکرہ خمخانۂ جاوید

یاران ہم قالب

رُخِ جاناں پہ بال لٹکے ہیں

یاروں کے یار۔ بیچوں کے سرداد۔ ستاروں نگاہوں کے غمزہ اور طرفین کی جان۔ زندہ دونوں کے دین و ایمان۔ علاوہ پیارہ کی معراج۔ غرض نداقوں کے لئے فتنہ۔ ہنسانے کی پڑیا۔ مذاق کی گڑیا۔ سراپا نوک و نذاق۔ معاون اتفاق۔ حسن میں طاق۔ میاں [illegible] جہاں دروازہ [illegible] خدا بنس جائیے۔ سامنے آ گئے۔ [illegible] خدا کی دو ہی بندوق سر کرتا ہوں۔ یہ دیکھئے تسلیم کی ٹوپی [illegible] ہوں۔ [illegible] بھئی یہ کیا ہے۔ اجی جناب آپ کی سلامتی دائمی ہے۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ ہم تو پہلے بہت کچھ سمجھے تھے۔ خود آئے پہلے جگہ سے الگ جا کر بس ہوئے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ ذات شریف اپنی [illegible] سے ملنے آئے۔ آئیے۔ آئیے آ کے مصافحہ کیجئے۔ تشریف لائیے حقہ پان نوش جان فرمائیے۔ کہئے تو خیریت ہے۔ ابھی ہاں خیریت تو ضرور ہے۔ مگر ظالموں ملعون کا ہر طرف شور ہے۔

بعض لوگوں میں آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ کہ [illegible] نصیب نہیں ہوتا۔ اس کے عوض میں کوئی آدمی [illegible] کرتا۔ [illegible] کا [illegible] کیا۔ سہ

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

یہ تو [illegible] کہ کچھ تحفہ تحائف بادولت کے لئے بھی لائے ہو یا خالی۔ [illegible] آپ کی طرح بابا ایک ایسی اچھی غزل کہہ کے دیا ہوں۔ کہ واہ ہی واہ ہے جس کی تعریف میں قلم شکستہ زبان کوتاہ ہے۔ آدمی تو آدمی۔ کبھی فرشتے نے بھی ایسی غزل نہ سنی ہوگی۔ [illegible] سے پیش کیجئے۔ اور جھٹ پٹ سے پہلے اس کی اشاعت کیجئے۔ [illegible]

ذرا لطف قافیہ ملاحظہ ہو۔

غزل

رُخِ جاناں پہ بال لٹکے ہیں
رات دن پیار میں [illegible] ہیں

ایک تیغ نگاہ سے اُن کی
دل جگر دونوں [illegible] ہیں

جام [illegible] دل نے پیچھا [illegible]
[illegible] جاناں ہیں ہم جو بیٹھے ہیں

بیٹھے پہلو میں ہی وہ دم دیتے
دل [illegible] ہیں

زندگی کا لطف خاک حاصل ہو
وہ ستم جب اجل کے کھٹکے ہیں

اُن کے کوچے میں حضرت ناصح
[illegible] بیٹھے ہیں

کب تک [illegible] جاتے ہیں
[illegible] ہیں

اس نے دل ایسا چھینا [illegible]
[illegible] ہیں

لٹکے رہتے ہیں [illegible] دن رات
جب سے عاشق تمہاری [illegible] ہیں

[illegible] سے اُن کو کام نہیں
[illegible] ہیں

[illegible] گل [illegible]
[illegible] بوستان میں [illegible] ہیں

[illegible] باتوں پہ وہ [illegible] بیٹھے
گالیاں [illegible] ہیں

آج وہ ہم سے ہیں خلوت میں
خوب بیٹھے [illegible] ہیں

نہیں [illegible] قریب ہے اُن کو
چاندنی [illegible]

دیکھ کر [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] ہیں

[illegible] ہے حسن پہ تم سے
کہتے [illegible] ہیں

[illegible] میں جو [illegible]
[illegible] ہیں

تاکہ ان جہان میں کھیل کے خاک
گر [illegible] ہم [illegible] ہیں

[illegible] دریا ہے [illegible]
سامنے [illegible] ہیں

معتبر [illegible] تحریر
جیسے مضمون سب [illegible] ہیں

حلق عاشق ہے تیغ اور خنجر
[illegible] ہیں

یہ دیوان اُن کے رخ کی [illegible]
[illegible] ہم نے [illegible] ہیں

[illegible] حسن کی [illegible]
ہم [illegible] ہیں

وصل کی شب ہے صورت [illegible]
ان سے [illegible] ہیں

کیا کسی [illegible]
باتیں [illegible] ہیں

قفس تن میں [illegible] جان
[illegible] ہیں

[illegible] پاؤں [illegible]
[illegible] ہیں

سیر کرتے ہیں عشق کو [illegible]
یہ بھی تو ایک [illegible] ہیں

مصنف کو کوئی قافیہ اگر اس زمین میں بحر طبع کی تیز روانی سے بہہ گیا ہو تو ذرا دکھلا دیجئے ؎

سی۔ اختر عباس [illegible] ضلع اعظم گڈھ

نئی الاپ

یہ بھی کیا کم ہے جب ہم کو ستا لیتے ہیں — ہم بھی سائنٹفک ایکٹ لگا دیتے ہیں
اپنے سر سے وہ دوپٹے ہیں [illegible] — ہم لپک کر وہیں [illegible] بچا لیتے ہیں
[illegible] — اپنی [illegible] گریبان کو بچا لیتے ہیں
[illegible] نکالتے ہیں [illegible] — [illegible] والی کی نکالیتے ہیں

یہ محبت نہیں [illegible] ہے اُن کی یاد
کوئی [illegible] ہیں - تو ہم کو بلا لیتے ہیں

سی۔ اختر - حیران ناولسٹ

پچانہ اشعار

وصل میں ایک جھجھک تیرے ایسی دکھلاتی مجھے
دیکھنے کو دیکھ لی پر اس سے شرم آتی مجھے
پوچھا میں نے دل کہاں ہے آپ یوں گویا ہوئیں
[illegible] نہیں - کہتا ہے ہرجائی مجھے
منہ [illegible] جب سے میں ہوں ان کو [illegible] ہو گیا
کہتا ہے کافر کوئی - اور کوئی عیسائی مجھے
[illegible] ایک ہی [illegible] وہ کہنے لگیں
اپنے رسوائی [illegible] - کدھر لاتی مجھے
شیخ جی کہتے ہیں اب کیسے کٹے گی چین سے
ہم کہیں پی پی - تو وہ کہہ دیتی ہیں بھائی مجھے
وصل کی شب پانچ پیسوں کا تو تھا وعدہ ہوا
[illegible] کو جب چلے - دینے تھے [illegible] مجھے
کل تو تھے ہم شیخ [illegible] - آج [illegible] ہو گئے
خود ہی [illegible] پڑتی ہے کپڑوں کی دھلوائی مجھے
[illegible] - کہتے ہیں میں جاؤں گا
ایک ہی [illegible] - [illegible] دکھلا [illegible] دھلوائی مجھے
آج سے میں بھی کروں گا - دختر موچی سے عشق
تا کہ جوتوں کی پڑے دینی نہ گھڑائی مجھے
ہے زمانہ قفل کے پیچھے [illegible] - [illegible]
خاک سوجھے گی بھلا - مضمون آرائی مجھے
پیار کرتا ہوں تو کہتے ہیں - خدا بھائی نہیں
حضرت خاموش کی بے وقت شہنائی مجھے

چٹپٹے نوٹس

کتنے صاحب سہسرام اسکول سے میٹریکیولیشن کے گزشتہ امتحان میں کتنے لڑکے کامیاب ہوئے - حضرت سات گئے تھے چھ کامیاب ہوئے - اور اچھے درجہ میں - اور یہ ہمارے بابو [illegible] پرشاد صاحب ہیڈ ماسٹر کی کوششوں کا نتیجہ ہے - خدا اُن کی کوششوں میں ترقی دے - اب دیکھئے اُن میں سے [illegible] انعام کس کو دیتی ہے - یاد رہے اپنے نمبر جلد لگاؤ - دیکھو کس کا بھلا ہوتا ہے [illegible] ؎

کہتے ہیں کہ ماہ جون کی پہلی کو مونگیر میں [illegible] سے ادھر والے علاقے سے [illegible] ہوا - بیچارے [illegible] نے منہ کی کھائی - اس کے بعد شہر کے کل دوکانداروں نے عہد کر لیا ہے کہ [illegible] کے ہاتھ اپنی کوئی چیز نہ بیچیں گے - بیچارے پریشان ہیں - اب شاید الہام ان لوگوں کو نہ ہوتا ہو گا ؎

سہارنپوریوں نے تو بڑی جرأت کی - محمڈن یونیورسٹی کی خدمت کے لئے دس ہزار روپیہ [illegible] کی نذر کئے ہیں ؎ آمین

کیوں بھئی محکمہ پولیس میں سب انسپکٹروں کی تنخواہ زیادہ ہونے سے رشوت ستانی کم ہوئی ہے یا نہیں کم تو ضرور ہوئی ہے - مگر ہیڈ کانسٹبل غریبوں کا مشاہرہ بہت کم ہے - جو سب انسپکٹروں کا ہاؤس الاؤنس ہے - وہ اُن کی تنخواہ ہے - خود کیا کھائیں - بچوں کی پرورش کیونکر ہو - ہاں اگر ان کی تنخواہ ابتدائی ۲۵ روپے سے ہو تو یہ خیال ہے کہ رشوت کے انسداد میں بہت کامیابی ہو - سی۔ اختر خاموش

مجھ کو ہے یہ تعجب سوئیں گے یا دن پہلا
یہ لوگ گورے گورے کیونکر کفن کے اندر

کورٹ۔ مسز لیوجینا مقتول (مسٹر جھنن) کو آپ کتنے عرصہ سے جانتی تھیں۔؟

مسز لیوجینا دو سال سے۔ مگر اب تک کوئی بات ایسی نہ ہوئی تھی جس سے کسی قسم کی دلی رنجش ثابت ہوتی۔

کراس ایگزامنڈ فیر کرنے سے پیشتر آپ نے مسٹر جھنن کو اپنے ارادہ سے آگاہ کر دیا تھا کہ اگر وہ یونہی دق کئے جائے گا تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا

ملزم۔ مجھ کو یاد نہیں۔ خدا جانے کیا کہا۔ کیا نہ کہا

بار۔ ریوالور چلاتے وقت آپ کو اس امر کا وقوف تھا۔ کہ آپ کیا کر رہی ہیں یا کیا کرنے والی ہیں۔؟ ملزم۔ جی

بار۔ تو یہ خیال آپ کو مطلق نہ آیا کہ آپ مسٹر جھنن کو آزار دے کے ہلاک کر دیں گی

ملزم۔ مطلق دھیان نہ تھا۔ کبھی گمان بھی نہ گزرا۔

(اتنا کہہ کر مسز لیوجینا زار زار رونے لگیں معاذ سے نزاکت)

کونسل غور کیجئے مسز لیوجینا پہلی مرتبہ جب مقتول آپ کو پیٹتا تب تو آپ میں اس سے ہاتھا پائی کر کے اپنے آپ کو رہا کرنے کی طاقت تھی۔ مگر ریوالور چلاتے وقت ہوش وحواس سب خطا ہو گئے۔ کیا یہ آپ کا فرض تھا کہ اس کی جان لینے سے پیشتر اس کو آگاہ کر دیتیں۔ اس کا جواب معقول دیجئے۔

یہاں پر ملزم کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں ہز لارڈ شپ نے چند منٹ کی مہلت دی آخر کار یوں کہا "یہ میرا فرض ہوگا مگر میں نے اس کو اس طرح خیال نہ کیا میں نے اس سے صرف بچنے کی کوشش کی۔ اگر مجھ کو زیر کر لیتا۔ تو میں تو مر ہی چکی ہوتی"

کونسل۔ گولی چلانے کا کیا اثر ہوا؟ ملزم۔ مجھے نہیں معلوم۔

کونسل۔ گولی چلانے کا کیا اثر ہوا؟ آپ کو یہ نہیں معلوم؟

ملزم۔ جی نہیں مجھ کو بالکل نہیں معلوم۔ **کونسل** دوسری مرتبہ فیر کرنے کی تم کو یاد ہے۔؟ ملزم۔ ہاں مجھ خیال تو پڑتا ہے میں نے دوسری آواز سنی۔ مگر یہ ہوش نہیں کہ میں نے کس پر چلایا۔ کونسل۔ جسم کے کسی حصہ پر ترچھے گولی چلائی تھی؟ ملزم۔ شاید میں نے آسمان کی جانب گولی چلائی تھی۔ مسٹر جھنن کو شکست پہنچانے کا ارادہ ہرگز نہ تھا۔ اس کے بعد ملزم نے بیان کیا کہ اس کو مقتول کے چیخنے کی بابت کچھ یاد نہیں۔ نہ یہی معلوم کہ گولی چلانے کے بعد کیا ہوا۔ مسٹر (مقتول) کمرہ سے باہر بھاگ گئے۔ اور چکر کھا کر گر پڑے۔ اور جان کنی میں تڑپنے کی کسی قدر یاد ہے۔ باورچی سے اپنے شوہر مسٹر [illegible] کو اس امر کی اطلاع کے لئے بھیجنے کے بعد بحالت پریشانی [illegible] کچھ یاد نہ رہا کہ ریوالور پاس تھا کہ نہ تھا۔ مگر یہ معلوم ہے کہ اس کو انہوں نے راستہ ہی میں پھینک دیا تھا۔

ہز لارڈ شپ۔ اس لئے کہتی ہو کہ تم کو معلوم ہے ریوالور [illegible] پایا گیا اسی بنا پر

ملزم۔ پھینکنے کی تو مجھ کو یاد نہیں مگر [illegible] گر ہی گیا۔

کونسل تم مقتول کی لاش کے پاس گئیں؟ ملزم۔ جی نہیں

کونسل فرض کرو کہ تم کو ان واقعات سے کچھ بھی نہیں یاد۔ لیکن اس کا سبب کیا تم بتا سکتی ہو کہ مقتول کے جتنے زخم تھے سب مہلک مقاموں پر؟ ملزم۔ میں اس کا جواب دینے میں قاصر ہوں۔

ڈاکٹروں نے بیان کیا کہ مسز لیوجینا کے نہایت ہی نازک دل ہونے کی وجہ سے اس خطرناک مصیبت میں پھنس کر ہوش وحواس جاتے رہے اور یہی وجہ اس گھبراہٹ میں جو کچھ افعال ان سے سرزد ہوئے وہ فراموش ہو گئے۔

حکم

۲۶۔ جنوری [illegible] مسز لیوجینا مشرف بہ سزائے مرگ ہو گئیں۔ ہائے ہائے۔ یار ایسے موقع پہ ہم نہ ہوئے۔ الٹا مقتول کے ورثا پر جرم عائد کیا ہوتا۔ آہ ایسی نازنین کو سزائے موت۔ آہ مسٹر جھنن یہ وصیت کر سے دو عالم راز اے قاتل میں وہ [illegible]

کہ بس [illegible] روز شہادت خونبہا [illegible]

لوگوں کو نہ کر گئے پھانسی ہوئی تو کبھی ایسی خوش نصیب گھڑی آئی۔ تو
ہم تو کفن پھاڑ کے بول اٹھیں گے

اجل کا نام لیں۔ منتظر ہو کر دو گھڑی سے کہیں
مرے قاتل کا چرچا کیوں ہے میرے سوگواروں میں

مگر اب سب بے سود ہوتا تھا سو ہو چکا۔ پھانسی [illegible] کو جاری کیا جائے